تاریخ ارکان

کا

ایک گمشدہ باب

محمد امین ندوی

ارکان ہسٹری کانفرنس
ارکان، برما

نام کتاب ۔ تاریخ ارکان کا ایک گمشدہ باب

تالیف ۔ محمد امین مولانا محمد عبداللہ (ارکانی) ندوی

طباعت ۔

سن ۱۴۰۶ ہجری مطابق ۱۹۸۶ء

تعداد ۔ ۱۰۰۰

کتابت ۔ محمد نعمان پٹیوی

ناشر ۔ ارکان ہسٹری کانفرنس

ارکان ۔ برما

فہرست "تاریخ ارکان کا ایک گمشدہ باب"

پیش لفظ	۵
عرض مؤلف	۷
ارکان اور مشرق وسطی کے درمیان تعلقات	۹
راجہ ارکان کا خط کسریٰ کے نام	〃
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے راجہ ارکان کا ہدیہ	〃
ارکان میں اسلام	۱۰
صحابۂ کرام ارکان میں	〃
راجہ ارکان کا خط خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نام	۱۲
راجہ ارکان کا خط خلیفہ مامون کے نام	۱۳
خلیفہ مامون کا خط راجہ ارکان کے نام	۱۴
عرب سیاحان ارکان میں	〃
رہمی کی تحقیق	۱۷
لفظ ارکان کی تحقیق	۱۹
رہنگیا مسلمان اور مگھ بدھسٹ	۲۱
ارکان میں اسلامی حکومت	۲۲
مسلم فاتحین ارکان میں	۲۳
ابن بطوطہ ارکان میں	۲۴
ارکان میں مبلغین اسلام	۲۷
برما کا ارکان پر قبضہ اور رہنگیا مسلمانوں کی پہلی ہجرت	〃
دوبارہ ارکان کی اسلامی فتح	۲۸
سلطنت ارکان کی ثقافتی تمدنی خدمات	〃
رہنگیا زبان عربی رسم الخط میں	۲۹

فارسی سرکاری زبان ۳۰
شجاع ارکان روڈ "
کلمہ شریف کندہ سکے "
ارکانی سلطنت کا سنہری دور "
برما کا حملہ اور صلح ۳۱
پرتگیزوں کا حملہ اور شکست "
شجاع ارکان میں ۳۲
برمی راجہ کا حملہ اور مظالم ۳۳
ارکان میں اسلامی حکومت کا خاتمہ "
سازش "
مظالم کی انتہا اور رہنگیا مسلمانوں کی دوسری ہجرت ۳۴
رہنگیا مجاہدین ۳۵
رہنگیا مجاہدین اور برما کا حملہ ۳۶
انگریزوں کا برما پر قبضہ "
دوسری عالمی جنگ اور مسلمانوں کا قتل عام ۳۷
برما کی آزادی "
انگریزوں کی خیانت "
نئے سرے سے ظلم وستم کا آغاز "
فہرست مراجع ۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

از حضرت مولانا محمد سلطان صاحب ذوق ندوی
مدیر دار المعارف الاسلامیہ چاٹگام۔ رکن رابطۃ الادب الاسلامی (لکھنؤ، ہند)

کوئی قوم ترقی کی شاہراہ پر گامزن نہیں ہوسکتی جبتک کہ وہ اپنی حقیقت کو نہ پاسکے، اپنی ماضی کا اسکو صحیح علم نہ ہو، ایک قصہ مشہور ہے کہ کوئی شخص جنگل سے شیر کا بچہ پکڑ کے لایا، اور اسکو دودھ پلاتا ہوا پالتا رہا، رفتہ رفتہ نرم غذاؤں میں اسکی نشوونما ہوتی رہی، اور وہ پالتو جانور بکری بھیڑ کے ساتھ چلتا پھرتا سوتا جاگتا رہا، جب اس نے ہوش سنبھالا، ایک روز تالاب میں پانی پینے گیا، گھاٹ پر اترا تو پانی کی سطح پر اپنی شکل نظر آئی، جب اپنی اصلیت پر اسکی نظر پڑگئی، اسکی آنکھوں سے نیند اتر گئی، اپنی دل سے کہنے لگے، اوہو میں تو شیر کا بچہ ہوں، اس ظالم نے بکری کے دودھ سے میری پرورش کی، اور جنگل کے شاہزادے کو بلی بنا کر رکھا، بس اسکی زندگی میں ایک عجیب تحول پیدا ہوگیا، چیرتا پھاڑتا جنگل کی طرف نکل بھاگا، اگر سطح آب کے آئینے میں اس شیر کے بچہ کو اپنی حقیقت نظر نہ آتی تو اس کا بخت کبھی بیدار نہ ہوتا، بکری کے ریوڑ میں اپنی ذات کو کھوئے ہوئے زندگی گنوا دیتا۔

ارکان میں مسلمانوں کی کیسی زبردست شان وشوکت تھی، یہ علاقہ کتنا زرخیز اور مردم خیز تھا، اسلام اور عالم اسلام سے اسکا کس قدر گہرا ارتباط تھا، اسکی ماضی کیسی شاندار اور تابناک تھی، ان حقیقتوں سے خود ارکان کے مسلمان ناآشنا ہوگئے، کچھ تو بدھسٹ حکومت کے جبر واستبداد سے تاب نہ لاکر اپنے پیارے وطن سے بچھڑ گئے اور بہتوں نے اپنا دین وایمان لیکر یہاں سے ہجرت کو ضروری سمجھا، اور ایک بھاری تعداد ایسوں کی بھی ہے جو عیش وآرام کی زندگی ڈھونڈتے ہوئے دوسرے ہنگامہ خیز

شہروں میں یا مختلف اسلامی ممالک میں جاکر آباد ہو گئے۔

تاریخ ارکان کے سمندر سے گمشدہ موتیوں کو نکالنا ایک معمولی بات نہیں یہ بات بہت ہی اہم اور اسکے نتائج بہت ہی دور رس ہیں۔

اس سلسلہ میں موضوع حاضر پر لکھی گئی کتابوں اور مقالات و مضامین کی چھان بین کی ضرورت کیساتھ ساتھ مورخین و مصلحین امت کی تالیفات، سفرنامہ وغیرہ کا گہرا اور وسیع مطالعہ کرکے اس ملک کی دینی و دعوتی تاریخ مرتب کرنے کی بھی ضرورت ہے اور موجودہ تاریخی مواد کا تقابلی مطالعہ کرنے کے بعد ایک تحقیقی شاہکار اگر سامنے آجاتا تو نہ صرف ارکان کے مسلمانوں کو ایک گمشدہ سرمایہ واپس ملجاتا بلکہ اسلامی مکتبہ کی سبزہ زار کڑیوں میں ایک زرین اضافہ ہوجاتا۔

عزیزم مولوی محمد امین ندوی کی یہ کاوش اس حیثیت سے قابل قدر ہے کہ اسکے مطالعہ سے تاریخ ارکان کے بعض پہفتہ رو گوشوں پر نظر پڑجاتی ہے اور تحقیق و بحث کا راستہ کھل جاتا ہے اور بعید نہیں کہ آگے چل کر ایک بصیرت افروز مفصل تاریخ معرض وجود میں آئے، خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

احقر کو نہ اس فن سے مناسبت ہے اور نہ تفصیلی اطلاع اور مطالعہ کا کبھی موقعہ ملا عزیز کے اصرار سے یہ چند ٹوٹے پھوٹے کلمات لکھدئے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی محنت کو قبولیت سے نوازے اور بارآور کرے، اخلاص اور صدق نیت کے ساتھ دین اور علم کی مزید خدمتوں کی توفیق بخشے، آمین

حررہ

(مولانا) محمد سلطان ذوق ندوی

۱۸/ ۱۱/ ۱۴۰۶ھ ہجری۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

سلطنت ارکان (۱۴۳۰ء۔ ۱۷۸۴ء) اس اسلامی سلطنت کو کہا جاتا ہے جس کا ایک سرا مغرب میں بنگال سے اور دوسرا سرا مشرق میں سیام سے ملتا تھا۔ گویا یہ اسلامی ہند اور شرق اسلامی ملایا جاوا وغیرہ کا سنگم تھا اسلامی ممالک کا جو سلسلہ مراکش سے بنگال تک آکر ٹوٹ جاتا ہے یہ سلطنت اس سلسلے کو جوڑتی تھی۔ ابتدائی اسلام میں عرب جہاز ران چین جاتے ہوئے یہاں کی بندرگاہوں میں رکتے تھے یہ عرب سے چین تک کی آبی شاہراہ کا ایک اہم STOP تھا۔

مگر افسوس بہت ہی کم مؤرخین نے اس بارے میں قلم اٹھایا ہے کچھ مغربی مورخین نے اپنے مخصوص انداز میں جو کچھ لکھا ہے اس میں اصل تاریخی حقائق کا اظہار نہیں کیا گیا ہے

۱۷۸۴ء میں ارکان پر برما کا قبضہ ہوجانے کے بعد سے لیکر اب تک برمی حکومت سلطنت ارکان کی تاریخی حیثیت مٹانے اور وہاں سے مسلمانوں کو نیست و نابود کردینے پر تلی ہوئی ہے

۱۹۸۲ء میں برما کا نیا سیٹزن شپ قانون نافذ کیا گیا جس کی رو سے روہنگیا مسلمان (جو ارکان کی مسلم آبادی کا نام ہے) نام کی کوئی قوم برمی شہریت کے حقدار نہیں ہے تمام مسلمان غیر ملکی ہیں ان کو یا تو برما سے نکال دیا جائے یا اس پر مجبور کیا جائے کہ غیر ملکی کے طور پر باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کرکے رہیں۔

برمی حکومت کی مسلم دشمن پالیسی کا شکار ہو کر اب تک ارکان کے آدھے سے زیادہ مسلمان ترک وطن پر مجبور ہو گئے ہیں اور سینکڑوں موت کے گھاٹ اتار دئے گئے ہیں

اس موضوع پر قلم اٹھانے کا مقصد ان تاریخی حقائق کو دنیا کے سامنے لانا ہے جن سے پتہ چلتا ہے کہ ارکان صدیوں سے مسلمانوں کا ملک ہے مسلمان نسل در نسل سے وہاں آباد ہیں۔ صدیوں تک مسلمانوں نے ارکان پر حکومت کی ہے دیگر عرب اور مسلم ممالک کے درمیان ارکان کے نہایت خوشگوار تعلقات قائم تھے۔

اس مختصر رسالہ میں تاریخ کا اس فراموش شدہ باب اور گمشدہ کڑی کو دریافت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس سلسلے میں مجھے جتنے تاریخی مواد حاصل ہوئے ان کا معتدبہ حصہ تاریخی ترتیب کے ساتھ یکجا کر دیا ہوں .. موضوع کا کہاں تک حق ادا ہوا اس سلسلے میں کچھ دعوی نہیں کیا جا سکتا لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ مجموعی طور پر یہ رسالہ آئندہ اس موضوع پر لکھنے والوں کیلئے بڑی حد تک رہنما ثابت ہو گا۔

محمد امین (ارکانی) ندوی
۱۰ رمضان ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۸۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

تاریخ ارکان کا ایک گمشدہ باب

سرزمین ارکان اور مشرق وسطی کے درمیان تعلقات بہت قدیم زمانے سے چلے آرہے ہیں۔ راجگان ارکان زمانہ ماقبل اسلام میں شاہان ایران کے پاس تحائف بھیجا کرتے تھے اور خط و کتابت کرتے تھے۔

راجہ ارکان کا خط کسری کے نام

مسعودی (۳۴۶ھ) لکھتے ہیں

وکتب الیه ملك الهند من ملوك الهند وعظیم اراكنة المشرق وصاحب قصر الذهب وابواب الیاقوت والدر إلى اخیه ملك فارس صاحب التاج والرایة كسری انوشروان.

(مروج الذہب و معادن الجوہر ج ۱ ص ۱۱۵ طبع اول مصر ۱۳۰۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے راجہ ارکان کا ہدیہ

اسیطرح حضور صلعم کے پاس بھی ہدیہ بھیجنے کا ذکر ملتا ہے چنانچہ امام ابو عبداللہ حاکم نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے

أهدى ملك الهند الى رسول الله صلى الله عليه

وسلم جرة فيها زنجبيل فاطعم اصحابه قطعة قطعة
واطعمني منها قطعة .

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۳۵ طبع حیدر آباد دکن)

قاضی اطہر مبارکپوری صاحب لکھتے ہیں

بنگال کے راجگان رہی شاہان ایران کے پاس قدیم زمانے سے گراں
قدر ہدایا و تحائف بھیجا کرتے تھے . ہو سکتا ہے کہ اسی خاندان کے
کسی راجہ نے خدمت نبوی میں بھی ہدیہ بھیجا ہو۔

(عرب و ہند عہد رسالت میں ص ۱۶۰ ندوۃ المصنفین دہلی)

ارکان میں اسلام اسلام ارکان برما میں سنہ ۶۱۰ء اور سنہ ۶۶۰ء کے درمیان پہنچا، مسلمانوں کے کئی تجارتی جہاز ساحل ارکان پر طوفان کی زد میں آکر ٹوٹ گئے تھے جہازوں کے مسلم ملاح کسی طرح جان بچا کر ارکان کے ساحل پر آباد ہو گئے . ان کے اخلاق سے متاثر ہو کر اور پھر انکی تبلیغ کے نتیجے میں مقامی آبادی کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کر لیا۔

ماہنامہ اسلامک مومنٹ دہلی ج ۴ شمارہ ۸ ص ۹ اور
(THE ROHINGYA MUSIMS OF ARAKAN:
NURULISLAM P.2.3 WAMY 1986)

صحابہ کرام ارکان میں مولانا محمد سالم صاحب قاسمی "سفرنامہ برما" قاری محمد طیب صاحب میں اکیاب کی مصروفیات ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

.... نماز عصر پڑھ کر یہاں لب سمندر کی مشہور تفریح گاہ چلے گئے
جہاں سمندر کی موجیں سمندر کے متصل پہاڑی ٹیلوں سے ٹکرا رہی
تھیں . یہیں ایک خوبصورت مینارہ بنایا گیا ہے جس سے منظر کی دلکشی
کئی گنا بڑھ جاتی ہے . کچھ دیر یہاں ٹھہر کر اسکے قریب ہی کے
اس تاریخی پہاڑ پر تشریف لے گئے جہاں تاریخی ثبوت سے صحابہ
کرام تشریف لائے اور قیام فرمایا . بتلایا گیا کہ اس کنارے پر صحابہ
کا جہاز خراب ہو گیا تھا اور وہ حضرات قیام پر مجبور ہوئے . پہاڑ
کے اس حصہ پر اس وقت ایک قبہ بنا ہوا ہے برابر میں ایک مسجد
بھی ہے (سفرنامہ برما ص ۶۷ دیوبند)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام رض ارکان آئے تھے . محمد خلیل الرحمن صاحب لکھتے ہیں

" صحابہ کرام رض کے عہد میں ارکان میں اسلام جاری ہوا تھا "

تاریخ اسلام برہما و ارکان ص ۲۴ از محمد خلیل الرحمن طبع کلکتہ ۱۹۴۶ء

سنہ ۶۸۰ء کو عرب تاجروں کے ارکان آنیکا ذکر ملتا ہے اسیطرح سنہ ۷۸۰ء کو بھی بڑی تعداد میں عرب تجار ارکان آئے تھے اور سنہ ۷۸۸ء کو عرب تاجروں کے جہاز ساحل ارکان میں غرق ہو جانیکی وجہ سے عرب تاجروں کی کافی تعداد ارکان میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہو گئی تھی اسکے بعد یکے بعد دیگرے جزیرہ نمائے عرب

اور خلیج فارس سے تجار و سیاح آتے رہے (تفصیل دیکھئے ایضاً ص ۹-۱۶-۱۸)

راجہ ارکان کا خط خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نام

ابن عبدربہ الاندلسی لکھتے ہیں۔

نعیم بن حماد، قال بعث ملك الهند إلى عمر بن عبد العزيز كتابا فيه، من ملك من املاك الذى هو ابن الف ملك والذى تحته ابنة الف ملك والذى فى مربطه الف فيل والذى له نهران ينبتان العود والالوة والجوز و الكافور والذى يوجد ريحه على مسير اثنى عشر ميلاً الى ملك العرب الذى لا يشرك بالله شيئا۔

أما بعد فانى قد بعثت اليك بهدية وما هى بهدية ولكنها تحية۔ واحببت ان تبعث الىّ رجلا يعلمنى و يفهمنى الإسلام۔ والسلام يعنى بالهدية الكتاب

(العقد الفرید ج ۲ ص ۲۰۲ طبع ثالث قاہرہ ۱۹۶۹ء)

عرب اس علاقہ کو رہمی کے نام سے منسوب کرتے تھے اور رہمی انکے نزدیک ارکان اور زیریں برما (LOWER BURMA) تھا۔ دیکھئے

HISTORY OF BURMA G.E. HARVEY P. 9.10 جو حدود تھائی لینڈ تناسرم ولین خلیج مرتبان سے لیکر ارکان چاٹگام خلیج بنگال تک کے ساحلی علاقوں پر

مشتمل تھا۔

بہت سارے عرب سیاح جغرافیہ نویس اور مصنفین نے رہمی (ارکان) کے متعلق لکھا ہے چنانچہ قاضی رشید بن زبیر (۴۶۳ھ) خلیفہ مامون اور راجہ رہمی کے تعلقات اور خط و کتابت کی تفصیل نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں

راجہ ارکان کا خط خلیفہ مامون کے نام

وكتب رهمى ملك الهند أبى عبد الله المامون بالله مع هدية اهداها اليه ....

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من رهمى ملك الهند وعظيم اركان المشرق وصاحب بيت الذهب واركان الياقوت وفرش الدر الذى قصره مبنى من العود الرطب الذى اذا ختم عليه قبل الصورة قبول الشمع والذى توجد رائحة قصره من عشرة فراسخ والذى فى خزانته الف تاج من الجوهر لألف اب كانوا له ذهبوا۔ والذى يسجد له امام البدّ الاكبر والذى وزنه الف الف مثقال من الذهب وعليه الف حجر من الياقوت الأحمر والدر الابيض والذى يركب فى يوم السعادة وعلى رأسه التاج فى الف موكب كل موكب له دابة مكللة بالدر

وتحتها الف فارس معلمين بالحرير و الذهب والذى
فى مربطه الف فيل ابيض خزائمها اعنة الذهب والذى
ياكل فى صحائف الجوهر على موائد الدر المنضود والذى
يستحيى من الله ان يراه خائنا له فى رعيته بعد ان
استكفاه الامانة عليهم والرئاسة على اهل مملكته۔

خلیفہ مامون کا خط راجہ ارکان کے نام

فأجاب عبد الله المامون . بسم الله الرحمن الرحيم
من عبد الله المامون بالله أمير المؤمنين الذى وهب
الله له ولآبائه الشرف بابن عمه النبى المرسل صلى
الله عليه وسلم وعلى آله والتصديق بالكتاب المنزل
إلى رهمى ملك الهند وعظيم من تحت يده من
اراكنه وأركان الشرق ...

(كتاب الذخائر والتحف ۲۱-۲۲-
۲۶-۲۷ طبع كويت ۱۹۵۹)

عرب سیاحان ارکان میں

سلیمان التاجر (۲۳۷ھ) لکھتے ہیں

فمنهم ملك يدعى ملك الجزر وإلى جانبه ملك الطافن
ويلى هؤلاء ملك يقال له رهمى ... ورهمى هذا اكثر

جيشا من ملك بلهرا ومن ملك الجزر والطافن
يشترى من بلاد رهمى بالودع وهو عين البلاد .

(سلسلة التواريخ ص۵۰، پیرس ۱۸۴۵ء)

ابن خرداذبہ (۲۵۰ھ) لکھتے ہیں

ملك الهند الأكبر بلهرا اى ملك الملوك ومن
ملوك الهند جابة وملك الطافن وملك الجزر وغابة
ورهمى وملك قامرون وملك الزابج الفتحب وملك
جزائر البحر الشرقى المهراج ... وبعده رهمى و
بينه وبين هؤلاء مسيرة سنة وذكروا ان له
خمسين الف فيل وله الثياب القطنية المغلة والعود
الهندى .

(كتاب المسالك والممالك ص۱۶-۱۷-۶۷ لیڈن ۱۸۸۹ء)

یعقوبی (۲۸۷ھ) لکھتے ہیں ثم بعده رهمى وهو اعظم قدرا
واعز بلادا وهو على بحر من البحور وفى بلاده الذهب
وما اشبهه . (تاریخ یعقوبی ص۱۰۶ لیڈن ۱۸۸۳ء)

ابن الفقیہ ہمدانی (۲۹۰ھ) لکھتے ہیں

وفى بلاد الهند مملكة يقال لها رهمى على ساحل البحر

وملكتهم امرأة وبلادها وبية ومن دخل إليها من
سائر الهند مات والتجار يدخلون لكثرة ارباحها.

(کتاب البلدان ص ۱۵ لیڈن ۱۸۸۶ء)

ابن رستہ (۲۹۹ھ) نے بھی اپنی کتاب "الاعلاق النفیسة" (لیڈن ۱۸۹۲ء) ج ۷ ص ۱۳۲ تا ص ۱۳۹ میں رہمی کی بابت لکھا ہے

مسعودی (۳۴۶ھ) لکھتے ہیں

ثم يلي هذا الملك مملكة رهمى وهي سمة لملوكهم
والاعم من أسمائهم ويقاتله الجزر ومملكه متأخم
لمملكه. ورهمى يحارب البلهرا ايضا من احد جهات
مملكته ... وفي بلده الحيوان المعروف بالنشان المعلم
وهو الذي يسميه عوام الناس بالكركدن والهند
تاكل من لحمه وكذلك من في بلادهم من المسلمين
لان نوع البقر والجواميس من ارض الهند ....
وهذا النوع من الحيوان وهو النشان يكون
في اكثر غابات الهند إلا انه في مملكة رهمى اكثر.
ولرهمى في مملكه بر وبحر ويلي مملكه ملك لابحر
له يقال له ملك الكامن. (مروج الذہب ومعادن الجوہر ج ۱ ص ۳۸۱-۳۸۸)

اور ادریسی (۵۶۰ھ) لکھتے ہیں

واعظم ملوك الهند بلهرا ويتلوه الكمكم وبلاده بلاد السنج
وبعده ملك الطافن وبعده ملك جابة وبعده ملك الجزر
(وبعده غابة) وبعده رهمى .. ثم يتلوه الملك المسمى قامرون
ويتصل ملكه بالصين.

(نزہتہ المشتاق فی اختراق الآفاق ص ۲۴-۲۵ لیڈن ۱۸۶۶ء)

رہمی کی تحقیق

ملک رہمی مولانا سید سلیمان ندوی کی تحقیق کیمطابق برہما ہے
(دیکھئے ہندوستان عربوں کی نظر میں۔ دارالمصنفین اعظم گڑھ ج ۲ حاشیہ ص ۱۱)

اور مولانا قاضی اطہر مبارکپوری اسے بنگال قرار دیتے ہیں۔

(دیکھئے اسلامی ہند کی عظمت رفتہ ص ۲۳۴ تا ۲۴۳ نزہۃ المصنفین دہلی)

چونکہ ارکان برما و بنگال کے درمیان واقع ہے اسلئے اسکی تعیین میں غلط فہمی ہوگئی ہے
چنانچہ قاضی اطہر مبارکپوری صاحب یہ احتمال بھی ظاہر کرتے ہیں۔

"ہو سکتا ہے یہ ارکان یا برما کے آس پاس کا علاقہ ہو" (ایضاً ص ۲۳۷)

اور مؤلف "ہندوستان عربوں کی نظر میں" نے لکھا ہے۔

غالباً روہان یا ارکان واقع برہما ہے مؤلف شاہان گوجر کہتے ہیں
کہ یہ لفظ برہما ہے۔ عرب مؤرخین نے الف کو بصورت ی لکھا۔ برہما

کا برہمی ہوگیا۔ اور ب کا شوشہ نقل در نقل میں اڑ گیا ص۵۱۷ . .

(ہندوستان عربوں کی نظر میں بحوالہ حاشیہ ص۱۱)

سب جانتے ہیں ارکان کا قدیم نام روہان یا رُہنگ ہے وہاں کے باشندے کو رَہنگیہ کہا جاتا ہے یہ لفظ رہم یا رہمی کی بدلی ہوئی شکل ہے۔

رھمۃ . رھم . رھام بمعنی ہلکی بارش۔ مسلسل ہلکی بارش رہمی ہے ہلکی بارش والا ملک مراد ہے جیساکہ مؤلف "مقاطعۂ ارکان" نے لکھا ہے (دیکھئے "مقاطعۂ ارکان" مؤتمر عالم اسلامی کراچی) لیکن خلیل الرحمٰن صاحب نے اسکو رحمۃ رحم رحمی قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں انکے ساتھ رحم کا برتاؤ کیا جاتا تھا اسلئے انکو رحمی یا رحمیہ کہا گیا ہے (تاریخ اسلام برہما و ارکان ص۲۶) اور بعض نے کہا ہے اس قوم کی رحمدلی کی وجہ سے ان کا یہ نام پڑ گیا ہے۔ خلیل الرحمٰن صاحب نے عرب سیاحوں کا حوالہ دیا ہے (دیکھئے ایضاً ص۳۲-۳۳ اور ۱۷۸ بحوالہ HISTORY OF BURMA A.P. PHAYRE

اور HISTORY OF BURMA G.E. HARVEY P.10) P. 269. 270

لیکن تلاش و جستجو کے بعد مجھے کسی بھی عرب سیاح سے لفظ رحمی منقول نہیں ملا بلکہ تمام سیاحان نے رہمی ہی لکھا ہے جیساکہ اوپر نقل کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب (پیرس) نے کتاب الذخائر والتحف کی تحقیق و تعلیق کے سلسلے میں راجہ رہمی کے ذکر کے موقع پر حاشیہ تحریر فرمایا ہے

واما رهمى ملك الهند فلم يتحقق إلى الآن مسماه

فيقال هو ملك بنغال (شرقی باکستان) اشار اليه سليمان التاجر والمسعودی وابن خرداذبه وغيرهم ... وذكر لی احمد تيمور باشا كتب فيه مقالة وان الاستاذ محمد حسن دانی القی عنه محاضرة فی مؤتمر التاريخ الباكستانی المحتفل سنه ۱۹۵۱.

(کتاب الذخائر والتحف حاشیہ ص۲۱ بحذف)

قاضی اطہر مبارکپوری صاحب اس سلسلے میں لکھتے ہیں۔

راجہ رہمی نے اپنا تعارف عظیم ارکان المشرق کے لقب سے کرایا ہے خلیفہ مامون نے بھی جواب میں عظیم من تحت یدہ من اراکنۃ الھند وارکان المشرق سے خطاب کر کے اس کا اعتراف کیا ہے یہ دلائل راجہ رہمی کی مملکت کی تعیین کیلئے کافی ہے۔

(اسلامی ہند کی عظمت رفتہ ص۲۳۸)

لفظ ارکان کی تحقیق

اراکنۃ ارکون کی جمع ہے جسکے معنیٰ رئیس، راجہ کے ہیں۔ اور ارکان رکن کی جمع ہے جسکے معنیٰ شریف، سردار کے ہیں۔ اس سے اس مشہور بات کی طرف کسی حد تک اشارہ ملتا ہے کہ زمانۂ قدیم میں ارکان کے مختلف شہروں کے حاکم کو رکن کہا جاتا

تھا جس کا اطلاق اسکے ماتحت علاقوں پر بھی ہوتا تھا جیسا کہ رہمی کا اطلاق ملک اور راجہ دونوں پر ہوا ہے اس طرح تمام علاقوں کو ملاکر ارکان نام ہوگیا۔ جیسا کہ خط میں لکھا ہے عظیم ارکان المشرق. عظیم من تحت یدہ من اراکنۃ وارکان المشرق. مؤرخین نے لکھا ہے "ارکان کو پہلے الرکن بھی کہا جاتا تھا"۔ (دیکھئے سہ ماہی ROHINGYAR DAAK اپنی ایف کا ترجمان ارکان برما جلد ۲/ عدد ۳ صـ ۱۹۸۳ء)

لیکن خلیل الرحمٰن صاحب نے ارکانی مسلمانوں کی خاندانی روایات کے طور پر ذکر کیا ہے کہ "راجہ ارکان گولنگی نے مسلمان ہوکر اس ملک کا نام ارکان رکھا تھا جس سے مراد اسلام کا بنیادی مقام ہے"

(تاریخ اسلام برما وارکان صـ۲)

اسکے علاوہ خلیل علی خان اشک نے گاؤلنگی کو راجہ رخام لکھا ہے (تفصیل دیکھئے داستان امیر حمزہ دفتر چہارم صـ۵۲۰ تا صـ۵۴۱ طبع لکھنو ۱۹۵۳ء) یہاں ایک قسم کا سفید پتھر سنگ مرمر پایا جاتا تھا جسکو عربی میں رخام کہا جاتا ہے اس وجہ سے ارکان کا نام رخام بھی مشہور ہے۔ جزیرہ رامری کے شہر "چوکیفو" اس کا ہم معنی ہے۔

(تاریخ اسلام برما وارکان صـ۱۸)

ادریسی نے جزیرہ رامری کے متعلق لکھا ہے

جزیرۃ الرامی طیبۃ الثری ومعتدلۃ الھوی عذبۃ المیاہ فیھا اعداد بلاد وقری ومعاقل۔

(نزہتہ المشتاق صـ۲۲-۲۳)

رُھنگیا مسلمان اور مگھ بدھسٹ

ارکان میں اسلام بدھ مت سے پہلے پھیل گیا تھا۔ بدھ مت کے ماننے والے وہاں پہنچنے سے پہلے مسلمان وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہاں دین اسلام کے پھیلنے اور عرب مسلمانوں کے مستقل طور پر آباد ہوجانیکے بہت بعد مگھ بدھسٹ قوم وہاں پہنچی ہے یہ اصلاً مگدھ بہار کے باشندے ہیں۔

جناب فصیح الدین بلخی "تاریخ مگدھ" میں لکھتے ہیں۔

سنہ ۱۱۹۷ء میں من دیو پال مگد (بہار) کا حکمران تھا مونگیر کا قلعہ اسی کا بنوایا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ پال خاندان کے آخر زمانہ میں بنگالہ کے سین خاندان کے راجاؤں نے پال راجاؤں کو بنگالہ کے اکثر علاقوں سے بے دخل کردیا تھا لیکن مگدھ (بہار) اور مونگیر کے اطراف میں تمام علاقے محمد بن بختیار خلجی کے حملوں کے قبل تک پال خاندان کی حکومت میں تھے۔ پال خاندان کی حکومت میں بودھ دھرم کی درسگاہیں خوب آباد رہیں۔ (تاریخ مگدھ صـ۹۳ بحوالہ الٰہی ہسٹری آف انڈیا صـ۴۱۶-۴۱۷)

اسکے بعد لکھتے ہیں

محمد بن بختیار خلجی کے حملوں کے وقت اندرمن دیو پال خائف ہوکر بھاگ گیا اور گنگا کے پار کسی جگہ روپوش رہا اسکے بعد سے صوبہ بہار میں اسلامی حکومت کا آغاز ہوا۔ (ایضاً ص۹۳)

یہ لوگ یہاں سے بھاگ کر ڈھاکہ، برسیال، چاٹگام وغیرہ کے مختلف علاقوں میں بس گئے تھے وہاں سے آہستہ آہستہ ارکان میں قدم جمایا ہم مذہب ہونیکی وجہ سے وہاں برمیوں کیساتھ زبان وثقافت میں یکسانیت اختیار کرلی (جیساکہ مغلیہ مسلمان سپاہیوں نے ۱۶۶۰ء کو انہیں ارکان میں بسائے جانیکے بعد آہستہ آہستہ برمی زبان اختیار کرلی تھی جسکو فی الحال کمان مسلم کہا جاتا ہے) یہ سب ۱۷۸۴ء کو برمی راجہ کا ارکان پر قبضہ کرنیکے بعد ہوا۔

ارکان میں اسلامی حکومت

۷۳۵ء سے ارکان کے جزیرہ ہنتھاودی میں مسلمانوں کی حکومت کا پتہ چلتا ہے جہاں ۸۲۵ء سے ۸۳۷ء تک شیخ عبداللہ نے حکومت کی تھی۔ اسیطرح محمد حنیفہ، عیسی، امیر حمزہ، گولنگی یا گاؤلنگی نامی مسلمان سپہ سالاروں کی ارکان میں حکومت کرنیکا ذکر ملتا ہے۔ یہانتک کہ ۱۰۸۴ء میں ارکان میں مسلمانوں نے باقاعدہ اسلامی حکومت قائم کرلی تھی۔

(دیکھئے تاریخ اسلام برما وارکان ص۲۴-۲۵ داستان امیر حمزہ ص۵۲ تا ۵۴ و ۴۰ اور مجلہ البلاغ عدد ۷۸۳ ص۵۶ کویت)

تاریخ پر نظر ڈالنے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ فی الحال مراکش سے بنگال تک جو اسلامی ممالک کا سلسلہ ہے وہ زمانہ قدیم میں ارکان تناسرم فطانی مالدیپ انڈمان کولیکر برونی کانٹن مندناؤ فلپائن تک وسیع تھا۔

مولانا سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں

... ہم نے اوپر کی سطروں میں بصرہ اور سیراف سے جزائر بحر ہند ہوکر حدود ملک چین تک کے راستے بتائے ہیں ان جزیروں میں عربوں کی جہازی آمد ورفت صدیوں تک اتنی رہی کہ ان میں سے اکثر جزیروں میں انکی مستقل آبادیاں قائم ہوگئیں اور انکے بدولت یہاں اسلام کی بڑی اشاعت ہوئی مالدیپ سے لیکر جاوہ اور سوماترہ تک اور وہاں سے فلپائن تک ان کا اثر پھیلا ان جزیروں کی وحشت وجہالت کی جو کیفیت تھی وہ اوپر سن چکے ہیں انکی تہذیب وتمدن وترقی میں عرب جہاز رانوں اور بحری تاجروں کا بڑا حصہ ہے یہاں تک کہ صدیوں کے بعد یہاں اسلامی ریاستیں قائم ہوگئیں بخصوصیت کیساتھ حضرموتی عربوں کے یہ مرکز بن گئے اور آج بھی حضارمہ کی آبادی یہاں اچھی خاصی ہے۔

(عربوں کی جہاز رانی ص۶۶ طبع بمبئی)

مسلم فاتحین ارکان میں

۱۲۱۰ء میں دہلی کے شہنشاہ قطب الدین ایبک نے بنگال وارکان فتح کرلیا تھا۔

(دیکھئے "مقاطعہ ارکان" اور "بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ص۵-۶ طبع حیدرآباد دکن)

قلقشندی (۸۲۱ھ) لکھتے ہیں

واقطع ملوکه قطب الدین ایبک مدینة دهلی هی قاعدة الهند وبعث ایبک المذکور عساکره فملکت من الهند اماکن ما دخلها مسلم قبله حتی قاربت جهة الصین (صبح الاعشی جز ۵ ص ۸۹ طبع مصر ۱۹۱۳ء - ۱۹۲۰ء)

۱۲۹۲ء میں قبلای خان شہنشاہ چین نے وزیر اعظم سید عاجل شاہ بخاری کے بیٹے سپہ سالار نصر الدین کی سرکردگی میں بارہ ہزار ترکی تاتاری مسلمان فوجوں کو برما فتح کرنے بھیجا تھا۔

(تاریخ چین ص ۲۹۹ جیمس کاکرن طبع ثانی میرٹھ ۱۸۶۵ء
اور تاریخ اسلام برہما وارکان ص ۸۷ تا ۹۰)

ابن بطوطہ (۱۳۰۴ء - ۱۳۷۷ء) ارکان میں

۱۳۴۴ء میں ابن بطوطہ ارکان آئے۔ اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں۔

وبعد خمسة عشر یوما من سفرنا فی النهر کما ذکرناه وصلنا الی مدینة سنر کاوان وهی المدینة التی قبض اهلها علی الفقیر شید ا عند ما لجأ الیها. ولما وصلنا ها وجدنا بها جنکا. یرید السفر الی بلاد الجاوه و بینهما اربعون یوما فرکبنا فیه ووصلنا بعد خمسة

عشر یوما الی بلاد البرهنکار الذین افواههم کأفواه الکلاب وهذه الطائفة من الهمج لا یرجعون إلی دین الهنود ولا إلی غیره وسکناهم فی بیوت قصب مسقفة بحشیش الارض علی شاطئ البحر وعندهم من اشجار الموز والفوفل والتنبول کثیر ورجالهم علی مثل صورنا إلا ان افواههم کافواه الکلاب واما نساءهم فلسن کذلك ولهن جمال بارع ورجالهم عرایا لا یستترون إلا ان الواحد منهم یجعل ذکره وانثییه فی جعبة من القصب منقوشة معلقة فی بطنه وتستتر نساءهم باوراق الشجر ومعهم جماعة من المسلمین من أهل بنجالة والجاوة ساکنون فی حارة علی حدة.

(تحفۃ النظار فی غرائب الامصار وعجائب الاسفار ص ۱۸۳)

جناب مولوی عبد الرحمٰن خان صاحب لکھتے ہیں۔

پہلے یہ سمجھا گیا تھا کہ برہنکار کے لوگوں کا ملک جزیرہ انڈیمان یا نکوبار تھا بعد کو حسب رائے یول ارکان قرار پایا جو برما میں جزیرہ نگریس (NEGRAIS) کے قریب واقع ہے۔

(خلاصہ تحفۃ النظار ص ۱۷۴ دہلی)

خان صاحب مولوی محمد حسین لکھتے ہیں

برھنکار، اسمیں کوئی شک نہیں مراد اس ملک سے اراکان ہے، ھج سے مراد قوم مگھ ہے جو اراکان میں رہتی ہے جیساکہ مگھ سے ہیج بنالیا، ممکن ہے کہ برھنکار کے لفظ میں بھی کچھ تغیر و تبدل ہوا ہو، اراکان کا قدیم دارالخلافہ میرو ہانگ تھا اس سے برھنکار بن جانا آسان ہے۔

(لیکن شہر مرو ہانگ (رو ہانگ) کی بنیاد ۱۴۳۰ء میں ڈالی گئی تھی۔ اور ابن بطوطہ ۱۳۴۴ء کو اراکان آئے تھے۔ صحیح یہ ہے کہ برھنکار یہ رہمی سے مشتق ہے جو بعد میں رھنگیا ہو گیا اور ھمج سے مراد پہاڑی قوم ہے جو چاٹگام و اراکان کی پہاڑیوں میں اب بھی پائی جاتی ہے۔ جنکو مرونگ اور چاکما کہا جاتا ہے۔ غیر مسلم ہونے کی وجہ سے علی الاطلاق مگھ بھی کہدیا جاتا ہے)

آگے لکھتے ہیں — "ابوالفضل (۱۵۵۱ء - ۱۶۰۲ء) لکھتا ہے بنگال کے شرق اور جنوب میں ارخنگ (اراکان) ایک وسیع ملک ہے چاٹگاؤں اسکا بندرگاہ ہے ہاتھی بہت ہوتے ہیں اور گھوڑا کم اور چھوٹے قد کا ہوتا ہے اونٹ بہت کمیاب، گائے اور بھینس بھی نہیں ہوتی اور ایک جانور جو رنگ میں ابلق ہوتا ہے کچھ گائے اور کچھ بھینس سے مشابہ ہوتا ہے رنگ بھی طرح طرح کا ہوتا ہے، یہاں کے باشندے اسکا دودھ پیتے ہیں یہ لوگ نہ ہندو ہے نہ مسلمان"

(عجائب الاسفار ص ۳۸۲ لاہور ۱۸۹۸ء)

ارکان میں مبلغین اسلام

اس عرصہ میں مختلف ملکوں سے کافی تعداد میں داعیان اسلام دین کی نشر و اشاعت کیلئے ارکان میں تشریف لائے، انمیں سرفہرست شاہ بدرالدین بدر عالم معروف بدر شاہ کا ذکر ملتا ہے، جنکی بنائی ہوئی مساجد اور خانقاہیں چاٹگام و ارکان کی متعدد جگہوں میں پائی جاتی ہیں جنکو بدر مقام کہا جاتا ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے۔

(HISTORY OF BURMA G.E. HARVEY, P. 134)

اور تاریخ اسلام برہما و ارکان ص ۱۹، ۶۵، ۶۷ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج ۴ ص ۵۷ اور ج ۵ ص ۶۸۸)

برما کا ارکان پر قبضہ اور رہنگیا مسلمانوں کی پہلی ہجرت

۱۴۰۴ء کو برمی راجہ من کھامن نے ارکان پر قبضہ کر لیا راجہ ارکان سلیمان شاہ نے حاکم بنگال کے پاس پناہ لی برمی راجہ نے ارکان پر قبضہ کرنیکے بعد بہت سارے عربی النسل مسلمانوں کو قتل کیا اور بہت سارے مسلمانوں کو قید کرکے شہر آوا اور پیگو لیجایا گیا اور بہتوں نے چاٹگام و بنگال کی طرف ہجرت کی یہ ارکانی مسلمانوں کی پہلی ہجرت ہے۔

(تاریخ اسلام برہما و ارکان ص ۹۶-۹۷)

ان مہاجرین کی اولاد کو برما میں کالا اور چاٹگام میں رُھنگی کہا جاتا ہے۔

دوبارہ ارکان کی اسلامی فتح

سنہ ۱۴۳۰ء کو حاکم بنگال نذیر شاہ نے سپہ سالار ولی خان کی قیادت میں بیس ہزار غوری مسلمان فوج سلیمان شاہ کا تخت واپس دلوانے کے لئے بھیجی۔ اسکے بعد سپہ سالار سندی خان کی قیادت میں اس سے زیادہ فوج مزید بھیجی۔ برمی ارکان چھوڑ کر بھاگ گئے سلیمان شاہ نے دوبارہ تخت نشین ہونیکے بعد ان تمام فوجوں کو ارکان کے مختلف علاقوں میں بسایا۔ (ایضاً ص ۱۰۱-۱۰۴)

سلطنت ارکان کی ثقافتی تمدنی خدمات

اس وقت سے لیکر سنہ ۱۷۸۴ء تک ارکان میں مسلسل مسلمانوں کی حکومت رہی (دیکھئے "TIMES ATLAS OF WORLD HISTORY" میں ارکانی اسلامی سلطنت کا نقشہ) اس عہد میں سرکاری پیمانہ پر کافی تصنیفی تالیفی خدمات انجام دی گئیں چنانچہ سلیمان شاہ کے عہد میں ملک الشعراء عبدالمنان یا عبدالمعین نے "ارکانی شہزادی کی مدح" نامی تاریخی نظم تصنیف کی تھی .... اور سید سلیمان نے بنی بنس (آل بنی) اور شب معراج تصنیف کی تھی۔ مولوی عبدالکریم شجاع قاضی نے روشنگ پنچالی (تاریخی ارکان)، راحۃ القلوب عبداللہ کے ہزار سوال نورنامہ مدھومالتی دریغ مجلس (قصص الانبیاء والاولیاء) لکھی تھی مولوی بونس نے سراج شرعی مولانا عابد شاہ حسین حسینی نے کنز المومنین اور دیگر کتب تصنیف کی تھیں مولوی اسماعیل نے سراجیہ شریفیہ لکھی تھی قاضی محمد حسن نے داستان امیر حمزہ، دیولال متی اور حیدر جنگ کا اول حصہ تصنیف کیا تھا باقی حصے مولوی زین العابدین اور نصر اللہ نے لکھے تھے۔ مولوی عبدالمطلب نے کیدانی (تلخیص فقہ) لکھی تھی۔ ابوالحسن پنڈت نے ادہم کی لڑائی لکھی اسماعیل امام ثاقب نے مولانا عبدالعلی دری کے ارشاد پر بلقیس نامہ لکھی دولت قاضی نے ستی مینا کا اول حصہ لکھا ماگن یا مغن جو صدیقی النسب تھا اور بڑا علم دوست تھا سلیم شاہ حسین شاہ سکندر شاہ دوم (سنہ ۱۶۱۰ء تا سنہ ۱۶۵۲ء) کے ایام حکومت میں وزیر اعظم تھا اس نے ارکانی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کیلئے سید شاہ عبدالاول (علاول) کے ذریعہ بہت ساری کتابیں ترجمہ و تصنیف کروائیں ان میں پدمپتی ذوق قندیل ہفت پیکر شہر ملوک بدیع الجمال وغیرہ ہیں اسی طرح سلیمان، مجلس قطب۔ سید موسیٰ نامی وزراء نے بھی علاول شاہ کے ذریعہ تحفہ نصیحہ انندبڑا سکندر نامہ ستی مینا کے بقیہ حصے وغیرہ کا ترجمہ یا تصنیف کرائی تھی (ایضاً ص ۷۵ تا ۷۷)

رہنگیا زبان عربی رسم الخط میں

ان میں اکثر کتابیں ارکانی رہنگیا زبان میں تھیں جو عربی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی۔ (ایضاً ص ۵۸، ۱۰۴، ۱۹۳، ۱۹۴) چنانچہ تحفہ نصیحہ کیدانی سراجیہ کے چند نمونے خلیل الرحمٰن صاحب نے اپنی کتاب تاریخ اسلام برہما وارکان کے صفحہ ۱۹۳-۱۹۴ میں دئے ہیں۔

اس عہد میں مسلم حکمران اسلامی نام کے ساتھ علاقائی نام و خطاب بھی استعمال کرتے تھے بعض مسلم حکمران کا تو علاقائی نام اس قدر مشہور ہے کہ اسلامی نام کا پتہ بھی نہیں چلتا ... اور بعض ارکانی اور برمی مسلمان اسلامی نام سرے سے رکھتے ہی نہیں (ایضاً ص ۵-۶ اور ۴۶)

فارسی سرکاری زبان شجاع ارکان روڈ کلمہ شریف کندہ سکے

سلمان شاہ کے عہد میں فارسی ارکان کی سرکاری زبان قرار پائی جو ۱۷۸۴ء کو برمی راجہ کے ارکان قبضہ کرنیکے بعد اور ۱۸۲۵ء کو انگریزوں کے ارکان و برما فتح کرلینے کے بعد بھی بیسویں صدی کے وسط تک برقرار تھی ۔ (ایضاً ص ۱۰۲، ۱۱۳۰، ۱۱۴۰)

سلمان شاہ نے ارکان سے چاٹگام آنیکا راستہ بذریعہ خشکی درۂ انک اور درۂ گرجنیہ سے بنایا تھا جو بعدازاں شاہ شجاع کی ارکان آمد کے بعد شجاع ارکان روڈ کے نام سے موسوم ہوا ۔ اور اس عہد میں کلمہ شریف کندہ سکے جاری ہوئے تھے (ایضاً ص ۹۳-۱۰۷) نیز جلال شاہ (۱۵۲۳ء) کا کلمہ شریف کندہ سکہ کیلئے دیکھئے سہ ماہی ROHANGYAR DAAK جز ۲ عدد ۳ ۱۹۸۳ء کا سرورق ۔ اور سلطنت ارکان کا رقبہ وسیع ہوتا گیا تھا سیام (حدود تھائی لینڈ) سے ڈھاکہ تک ارکانی سلطنت کی عملداری قائم ہوگئی تھی۔ (ایضاً ص ۱۰۱ - ۱۱۰ تا ۱۱۲) ملک کے طول و عرض میں مساجد مدارس خانقاہیں کافی تعداد میں قائم ہوگئی تھیں علماء مشائخ و مبلغین نے قوم کی تعلیم و تربیت اصلاح اور دین کی نشر و اشاعت کا کام کیا تھا ۔

(انشاء اللہ کسی دوسرے موقع پر اسکی تفصیل لکھی جائیگی)

ارکانی سلطنت کا سنہری دور

سلمان شاہ چار سال حکومت کرکے انتقال کرگیا اسکے بعد اس کا بھائی علی خاں

۱۴۳۴ء کو تخت نشیں ہوا اسکی وفات کے بعد اسکا بیٹا کلمہ شاہ ۱۴۵۹ء میں تخت پر جلوہ افروز ہوا پھر ۱۴۸۲ء کو کلمہ شاہ کا بیٹا محمد شاہ اول نے اپنے باپ کو قتل کرکے تخت و تاج اپنے قبضہ میں لایا اسکی وفات کے بعد ۱۴۹۲ء کو محمد شاہ دوم تخت پر بیٹھا پھر ۱۴۹۴ء کو نوری شاہ اور شیخ عبداللہ شاہ ۱۵۰۱ء کو الیاس شاہ ۱۵۱۵ء کو عادل شاہ ۱۵۲۳ء کو ظفر شاہ ۱۵۲۵ء کو جلال شاہ اور علی شاہ ۱۵۳۱ء کو سلطان ذوق پک شاہ رزبک شاہ) نے یکے بعد دیگرے حکومت کی ۔

برما کا حملہ اور صلح

رزبک شاہ کے عہد حکومت میں ۱۵۴۴ء کو برمی راجہ تبین شوہتی نے ارکان پر حملہ کیا تھا گمسان لڑائی کے بعد دونوں میں صلح ہوگئی تھی۔ اسکے انتقال کے بعد ۱۵۵۳ء کو داؤد خان نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی اسکے بعد ۱۵۵۵ء کو صالح شاہ اور ۱۵۶۴ء کو شکور شاہ راجہ ہوا پھر ۱۵۷۱ء کو سکندر شاہ اول ارکان کا نامدار راجہ بنا پھر اسکا بیٹا سلیم شاہ اول ۱۵۹۳ء میں پھر اسکا بیٹا حسین شاہ ۱۶۱۲ء کو راجہ ہوا۔

پرتگیزوں کا حملہ اور شکست

حسین شاہ کے عہد میں ۱۶۱۵ء کو پرتگیزوں نے ارکان پر حملہ کیا تھا دریائے کلادان میں پرتگیزی بحری بیڑے کو شکست فاش ملی ان سے جزیرہ سندیپ واپس لے لیا گیا اس وقت سیام (تھائی لینڈ) سے بنگال تک ارکانی عملداری تھی ۔ دریائے برہمپتر اور میگھنا ارکان و بنگال کی سرحد تھی ۔ (ایضاً ص ۱۰۱ تا ۱۱۲)

خلیج بنگال کو اس وقت بحر ارکان یا بحر ہرکند کہا جاتا تھا حسین شاہ کے انتقال کے بعد اسکا بیٹا سلیم شاہ دوم ۱۶۲۲ء کو سریر آرائے تخت ارکان ہوا اسکے انتقال کے بعد ثانی شاہ اور نمرہ پتی جی ۱۶۳۸ء میں اور ہادی شاہ ۱۶۴۵ء میں راجہ ہوا پھر ۱۶۵۲ء کو سکندر شاہ دوم نے تخت سنبھالا۔

شجاع ارکان میں

سکندر شاہ دوم کے عہد میں شہزادہ شجاع حاکم بنگال پسر شاہجہان شہنشاہ دہلی نے اپنے بڑے بھائی اورنگزیب عالمگیر کے ساتھ تخت دہلی کی وراثت کیلئے لڑتے ہوئے بکسر میں شکست کھائی چونکہ عالمگیر کا سپہ سالار میر جملہ شجاع کے تعاقب میں تھا اسلئے ۱۶۶۰ء کو شجاع اپنے اہل و عیال اور تین ہزار مغلیہ فوج کے ساتھ فرار ہو کر قصبہ شجاع خارہ منگدو ارکان پہنچا پھر وہاں سے ارکانی دارالحکومت مروہانگ (روہانگ) پہنچ گیا۔

(شجاع کے حالات دیکھئے ایضاً ص ۱۲۸ تا ۱۳۳ اور ۱۴۷ تا ۱۵۶)

شجاع کو پکڑنے کیلئے میر جملہ کا جانشین شائستہ خان صوبیدار بنگال نے ارکان پر چڑھائی کردی اور چاٹگام پر قبضہ کرلیا اور وہاں شاہی جامع مسجد کی بنیاد ڈالی راجہ سکندر شاہ دوم تیس سال حکومت کرکے انتقال کر گیا اسکے بعد چوبیس ۲۴ راجے ارکان میں اور تخت نشیں ہوئے۔

آخر کار برمی راجہ بودھپیہ نے ۱۷۸۴ء کو حملہ کرکے ارکان پر قبضہ کرلیا یوں ارکان پر طویل اسلامی حکومت کا دور ختم ہو گیا۔

(ارکان میں اسلامی حکومت اور مسلم حکمران کے اسلامی ناموں کیلئے دیکھئے ان ٹائمز آف

ورلڈ ہسٹری (۲) اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج ۲۔ (۳) برمی انسائیکلوپیڈیا ج ۹ (۴) جنرل آف دی برما ریسرچ سوسائٹی (۵) دی مسلمز آف برما۔ (۶) تاریخ اسلام برہما و ارکان (۷) ہسٹوریکل گرامر سماج او سنسکرتی۔ (۸) المسلمون فی بورما والابحاد السیاسیۃ والتاریخیۃ تقفیۃ مسلمی الاکان۔

(۹) قاری نورالحسن محمودی کا مقالہ (مخطوطہ)

برمی راجہ کا حملہ اور مظالم اور ارکان میں اسلامی حکومت کا خاتمہ

برمی راجہ بیس ہزار فوج ڈھائی ہزار گھوڑے دو سو ہاتھی کے ساتھ آگے بڑھا بمقام لنگریٹ ارکانی راجہ کیساتھ سخت مقابلہ ہوا راجہ ارکان شکست کھاکر روپوش ہو گیا بعد ازاں گرفتار ہو کر مقتول ہوا۔ برمیوں نے ارکان پر قبضہ کرنے کے بعد ارکانیوں پر سخت ظلم و تشدد شروع کردیا۔ سرکاری کتب خانے جلادئے گئے جسمیں ارکانی دور حکومت میں لکھی گئی ہزاروں بیش قیمت کتابیں دین و ادب اور تاریخ کی تصانیف جلکر خاکستر ہو گئیں یوں ارکانی رہ گیا قوم ہزاروں تاریخ و ادب کی کتابوں سے محروم ہو گئی انکے پاس نہ تاریخ کی کوئی کتاب باقی رہی نہ زبان کی۔

سازش

بچی کھچی کتابیں برمی دارالحکومت لیجائی گئیں وہاں سے منظم سازش کے تحت رہ گیا قوم کی تاریخ کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جانے لگا ارکانی مسلمانوں پر برمی زبان ٹھونسی جانے لگی ... عرصہ دراز تک یہ عمل جاری رہا .. اور اب بھی جاری ہے جس سے اب مسلمان بھی دھوکہ کھانے لگے ہیں خود اکثر رہ گیا مسلمانوں کو بھی نہ ارکان میں اسلامی

حکومت کا پتہ ہے نہ ارکانی زبان وادب اور تاریخ کی کتاب اور انکے عربی رسم الخط میں لکھے جانے پر انکا یقین ہے برمی حکومت کی سازش سے ارکانی مسلم حکمران کو دور دراز کی تاویلوں سے بدھسٹ ثابت کیا جانے لگا مسلمانوں کی خوشنودی کیلئے اسلامی نام اختیار کرنے کا ڈھنڈورا پیٹا جانے لگا۔ (دیکھئے ایضاً ص۱۰۱) حالانکہ کسی بھی بدھسٹ کا اسلامی نام رکھنا ثابت نہیں ہے اور ارکانی مسلمان علاقائی نام وخطاب رکھتے چلے آئے ہیں (ایضاً ص۶۲) ارکانی رہنگیا زبان کے عربی رسم الخط کو مسخ کرکے نئے نئے رسم الخط کا اختراع شروع کردیا گیا رہنگیا قوم دھوکہ میں آگئی برمی حکومت کی سازش پر یقین کرتی چلی گئی ارکان کی اسلامی حکومت کو بھولگئی اسکو بھی فراموش کردیا کہ کلمہ شریف کندہ سکے جاری تھے یہ بھی بھول گئی کہ فارسی سرکاری زبان تھی اور عوام میں عربی رسم الخط میں رہنگیا زبان مستعمل تھی حتی کہ معاملہ یہانتک پہنچ گیا ہے کہ اس بات کو تسلیم کرنے پر بھی رضامند نہیں ہے کہ عربی رسم الخط میں رہنگیا زبان لکھی جاتی تھی بزرگوں نے سلف صالحین نے عربی رسم الخط میں ہزاروں کتابیں تصنیف کی تھیں۔ یہ سب محض تاریخ سے ناواقفیت کی دلیل ہے اگر سلطنت ارکان کا سرکاری کتب خانہ جلادیا نہ جاتا تو معاملہ کم از کم یہانتک نہ پہنچتا۔

مظالم کی انتہا اور رہنگیا مسلمانوں کی دوسری ہجرت

اسکے علاوہ برمی راجہ وقتاً فوقتاً کثیر تعداد میں ارکانی مسلمانوں کو جبراً پکڑوا کے پگوڈا کی تعمیر کیلئے برما لیجاتے رہے اور برمی افسران بہت سختی کے ساتھ ارکانی مسلمانوں سے خراج وصول کرتے رہے بلکہ اس قدر ظلم وستم ارکانی مسلمانوں پر روا رکھا جس کے ذکر سے زبان

قلم حیران اور عقل پریشان ہے اور آنکھوں سے خون کے آنسو رواں ہوجاتے ہیں سینکڑوں معصوم بچے سیم وزر کی طلب پر ماں باپ کے سامنے قتل کئے گئے عورتوں کی بے حرمتی کی گئی بستیاں اجاڑ دی گئیں ۱۷۸۵ء میں ہزاروں ارکانی مسلمانوں کو پکڑ کر برما لیجایا گیا اور ۱۷۹۰ء میں بھی چھ ہزار ارکانی مسلمان علاقہ چنگیے میں لیجائے گئے جن میں سے اکثر بیماری سے مرگئے اور کوئی بھی واپس نہ لوٹا اور تین ہزار ارکانی مسلمان کو مکٹیلا کی جھیل کھودنے کیلئے لیجایا گیا ان میں سے کوئی شخص ارکان واپس نہ لوٹا۔

رہنگیا مجاہدین

پھر جب ۱۷۹۷ء میں اور دو ہزار آدمی طلب کئے گئے تو ارکانی مسلمانوں نے پر زور احتجاج کیا اور برما سے ارکان کی آزادی کیلئے جدوجہد شروع کردی برمی حکومت نے انکو باغی قرار دیا یہ سب چاٹگام کی پہاڑیوں میں (جو اس وقت انگریزی عملداری میں تھیں) جاکر برما کیساتھ عرصہ تک لڑتے رہے برمیوں کے ظلم وستم سے بچنے کیلئے بہت سارے ارکانی رہنگیا مسلمان جنکی تعداد پچاس ہزار سے زائد تھی چاٹگام کی طرف ہجرت کرگئے جسکو ارکانی رہنگیا مسلمانوں کی دوسری ہجرت کہا جاتا ہے (ایضاً ص۱۴۴)

اور انگریزی سرکار نے مسٹر کاکس کی رائے کے مطابق ان پناہ گزینوں کے رہنے سہنے اور خورد ونوش کا انتظام کردیا تھا اور قطعات اراضی دیکر ان کو کاکس بازار ہرہانگ وغیرہ بستیوں میں بسایا گیا تھا مسلمانوں کو برما کی طرف لیجانے اور چاٹگام کی طرف ہجرت کرنیکی وجہ سے جنوبی ارکان علاقہ رہانگ وممیا وغیرہ کی بہت ساری بڑی بڑی مسلم بستیاں ویران ہوگئیں۔

رہنگیا مجاہدین اور برما کا حملہ

تقریباً چالیس سال تک برمیوں نے ارکان پر ظلم و تشدد کیساتھ حکومت کی اسی اثنا میں مسلمان مجاہدین برمیوں کو ارکان سے نکالنے میں ہمہ تن کوشاں رہے چونکہ مسلمان مجاہدین انگریزی علاقہ سے برما کے خلاف لڑ رہے تھے اس لئے برمی فوجوں نے چاٹگام پر چڑھائی کردی انگریزی فوج اسکے بالمقابل آگئی آخر کار دونوں کے درمیان باغیوں کو برما کے حوالہ کردینے کی شرط پر صلح ہوگئی مجاہدین کے تین سردار برما کے حوالہ کردئے گئے دو کو فوراً قتل کردیا گیا تیسرا بھاگ کر پھر چاٹگام پہنچا ارکان پر نئے سرے سے حملہ شروع کردیا خفیہ پہاڑی ٹھکانوں میں انہوں نے اپنا مورچہ بنا رکھا تھا اسلئے دونوں سرکار اسکو پکڑنے سے قاصر رہیں برمانے پھر چاٹگام پر ہلہ بول دیا۔

وائسرائے ہند سر جان شور نے کیپٹن سائم اور مسٹر کاکس کو دربار آوا میں بطور سفیر بھیجا مگر بے سود آخر کار مسٹر کاکس کی تجویز اور ارکانی رؤسا و امراء شجاع قاضی وغیرہ کی خفیہ تائید پر سرکار انگریز نے ارکان پر حملہ کردیا

انگریزوں کا برما پر قبضہ

سطح ۱۸۲۵ء کو ارکان پر انگریزوں نے قبضہ کرلیا اسکے بعد رفتہ رفتہ پورا برما انگریزوں کے قبضہ میں آگیا۔

دوسری عالمی جنگ اور مسلمانوں کا قتل عام

۱۹۴۲ء میں جنگ عظیم شروع ہوئی جاپانیوں اور مگ بدھسٹ کی ملی بھگت اور انگریزوں کے خاموش تماشائی بنے رہنے سے مسلمانوں کا قتل عام ہوا

(تفصیل کیلئے دیکھئے "کربلائے ارکان" محمد خلیل الرحمٰن)

برما کی آزادی اور انگریزوں کی خیانت، نئے سرے سے ظلم و ستم کا آغاز

۱۹۴۸ء میں مسلمانوں اور برمیوں کی مشترکہ کوششوں سے برما کو آزادی ملی۔ انگریزوں کی خیانت سے ارکان میں مسلمانوں کی اکثریت اور وہ مستقل علیحدہ خطہ ہونے کے باوجود ارکان برما کو دیدیا گیا۔

آزادی کے بعد مسلمانوں پر نئے سرے سے ظلم و ستم کا آغاز ہوجس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ (انشاء اللہ اس سلسلے میں آئندہ کسی موقع پر لکھا جائیگا)

محمد امین
۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ
۲۴ جنوری ۱۹۸۶م

فہرست مراجع "تاریخ ارکان کا ایک گمشدہ باب"

۱- مروج الذہب ومعادن الجوہر۔ مسعودی۔ مصر ۱۳۰۳ھ

۲- مستدرک حاکم حیدرآباد دکن۔

۳- عرب وہند عہد رسالت میں۔ قاضی اطہر مبارکپوری دہلی

۴- ماہنامہ اسلامک مؤومنٹ دہلی

۵- THE ROHINGYA MUSLIMS OF ARAKAN: NURUL ISLAM RIYADH 1986

۶- سفرنامہ برما۔ مولانا محمد طیب صاحب دیوبند

۷- تاریخ اسلام بر برما وارکان محمد خلیل الرحمٰن کلکتہ ۱۹۴۶ء

۸- العقد الفرید ابن عبدربہ اندلسی قاہرہ ۱۹۶۹ء

۹- HISTORY OF BURMA G.E. HARVEY

۱۰- کتاب الذخائر والتحف قاضی رشید بن زبیر کویت ۱۹۵۹ء

۱۱- سلسلۃ التواریخ سلیمان تاجر پیرس ۱۸۴۵ء

۱۲- کتاب المسالک والممالک ابن خرداذبہ لیڈن ۱۸۸۹ء

۱۳- تاریخ یعقوبی یعقوبی لیڈن ۱۸۸۳ء

۱۴- کتاب البلدان ابن الفقیہ ہمدانی لیڈن ۱۸۸۶ء

۱۵- الاعلاق النفیسہ ابن رستہ لیڈن ۱۸۹۲ء

۱۶- نزھۃ المشتاق ادریسی لیڈن ۱۸۸۶ء

۱۷- ہندوستان عربوں کی نظر میں دارالمصنفین اعظم گڑھ

۱۸- اسلامی ہند کی عظمت رفتہ قاضی اطہر مبارکپوری دہلی

۱۹- مقاطعہ ارکان مؤتمر عالم اسلامی کراچی

۲۰- HISTORY OF BURMA A.P. PHAYRE

۲۱- تعلیق کتاب الذخائر والتحف ڈاکٹر حمید اللہ پیرس کویت ۱۹۵۹ء۔

۲۲- ROHINGYAR-DAAK R.P.F. ARAKAN BURMA 1983

۲۳- داستان امیر حمزہ خلیل علی خان اشک لکھنو ۱۹۵۳ء

۲۴- تاریخ مگدھ فصیح الدین بلخی بہار

۲۵- المسلمون فی بورما والابعاد السیاسیۃ والتاریخیۃ لقضیۃ مسلمی اراکان شیخ فرید الہاشمی مجلۃ البلاغ کویت

۲۶- عربوں کی جہاز رانی۔ مولانا سید سلیمان ندوی بمبی

۲۷- بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری حیدرآباد دکن۔

۲۸- صبح الاعشیٰ قلقشندی مصر ۱۹۱۳ء

۲۹- تاریخ چین جیمس کارکن میرٹھ ۱۸۶۵ء

۳۰- تحفۃ النظار فی غرائب الامصار وعجائب الاسفار ابن بطوطہ مصر۔

۳۱- خلاصۃ تحفۃ النظار مولوی عبدالرحمٰن خاں دہلی۔

۳۲- عجائب الاسفار خان صاحب مولوی محمد حسین لاہور ۱۸۹۸ء

۳۳- اردو دائرہ معارف اسلامیہ دانشگاہ پنجاب پاکستان

۳۴- TIMES ATLAS OF WORLD HISTORY: ARAKAN-DISTRICT-OF SW BURMA ISLAMIC STATE GEOFFREY BARRACLOUGH

۳۵- کربلائے ارکان محمد خلیل الرحمٰن

۳۶- JOURNAL OF THE BURMA RESEARCH SOCIETY RANGOON 1960

۳۷- THE MUSLIMS OF BURMA MOSHE YEGAR UNIVERSITY HEIDELBERG 1972

۳۸- برمی انسائیکلوپیڈیا جلد ۹ (برمی) رنگون۔

۳۹- چٹگرام امر سماج اور سنسکرتی (بنگلہ) عبدالحق چودھری چاٹگام ۱۹۸۰ء

۴۰- مولانا قاری فوزالحسن محمودی کا مقالہ (مخطوطہ)